سلسلہ اشاعت: نمبر4

مسافر آگرہ نے مناظر اسلام حضرت علامہ سید غلام قطب الدین، برہمچاری سہیل ہند، پردیسی جی، چشتی مودودی سہسوانی علیہ الرحمہ کے سوالوں کا جواب دینے کی سعی لاحاصل کی تھی پھر اس بے جوڑ جواب پر لاجواب تنقید کا نام

قمر

بجواب اشتہار مسافر آگرہ

مولف: مولوی محمد یونس صاحب
مہتمم انجمن ہدایت الاسلام

مطبع
حامی الاسلام نے طبع کیا

ناشر: انجمن دفاع اسلام

سلسلہ اشاعت: نمبر 4

مسافر آگرہ نے مناظر اسلام حضرت علامہ سید غلام قطب الدین، برہمچاری، سہیل ہند، پردیسی جی، چشتی مودودی سہسوانی علیہ الرحمہ کے سوالوں کا جواب دینے کی سعی لاحاصل کی تھی پھر اس بے جوڑ جواب پر لاجواب تنقید کا نام

قمر

بجواب اشتہار مسافر آگرہ

مولف: مولوی محمد یونس صاحب

مہتمم انجمن ہدایت الاسلام

مطبع

حامی الاسلام نے طبع کیا

ناشر: انجمن دفاع اسلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ناظرین دو مہینے گزرے کہ ہمارے ایک مسلمان دوست نے کانپور سے ایک اشتہار ملفوف (جو مسافر کی جانب سے طبع ہوا تھا جس کی سرخی اسلامی دنیا اور صداقت کے سر سہرا تھی) بغرض جواب بھیجا چونکہ اشتہار مذکور بظن مشتہر جناب مولینا سید غلام قطب الدین صاحب وکیل و مناظر انجمن ہٰذا عرف پردیسی جی اپدیشک سہیل ہند کے سوالات کا جواب تھا اور روے سخن برہمچاری جی موصوف کی طرف تھا اس لیے مناسب سمجھا گیا کہ جب مولانا موصوف کارہائے مفوضہ سے فارغ ہوکر واپس ہمارے پاس آئیں ان کی خدمت میں پیش کر دیا جاے کیونکہ جواب کی عجلت اس موقعہ پر مطلوب ہوتی ء جہاں سائل جواب طلبی پر آمادہ ہو اور جبکہ مشتہر مسافر جواب حاصل کرنے سے خود گریز کرتا ہے جس کی بین دلیل یہ ہے کہ باوجودیکہ اشتہار کو طبع ہوے معتدبہ عرصہ ہوا لیکن آج تک مشتہر نے ہمارے پاس ایک کاپی نہ بھیجی۔

اگر مشتہر صاحب مرد میدان ہوتے تو بعد فوراً ہمارے دفتر میں یا ہمارے وکیل صاحب کی خدمت میں ایک اشتہار بھیج دیتے لیکن اس صورت میں ان کا مطلب فوت ہوتا تھا بدیں وجہ کلھیا میں گڑ پھوڑ لیا اور اپنے ہم خیال لوگوں میں اشتہارات کو تقسیم کرکے سرخروئی حاصل کرلی۔ اب سنا گیا ہے کہ مسافر اپنے جوابات کے مسکت اور سوالات واہیات کے ناقابل جواب ہونے کے شیخی مار رہا ہے۔ اس لیے ہم کو ضرور ہوا کہ علی جناح الاستعجال مختصر جواب قلمبند کیا جاے تاکہ مجیب کی لیاقت وفہم کا نقشہ ہر خاص و عام پر ظاہر ہو جائے اور جوابات کی قلعی کھل جاے لہذا اشتہار کی حرف بحرف عبارت کو **قولہ** سے تعبیر کرکے جواب کے عنوان سے اجوبہ تحریر کیے جاتے ہیں۔

قولہ:- ہمارا نامہ نگار کانپور اطلاع دیتا کہ چند روز سے شہر کانپور میں ایک محمدی واعظ وارد ہیں جو اپنے تئیں پردیسی جی برہمچاری سہیل ہند سہسوانی وکیل انجمن ہدایت الاسلام دہلی ظاہر فرمار ہے ہیں جو علاوہ زبانی گالی گلوج و دریدہ دہنی کے آریہ سماج کو کچلنے کے لیے بذریعہ مختلف اشتہارات کاغذی گھوڑے بھی دوڑا رہے ہیں۔

الجواب:- بیان مذکورہ کی واقعیت اہالیان کانپور پر تو بخوبی ظاہر ہے کیونکہ ان حضرات نے عرصہ تک "پردیسی جی" کی تقریر ہمہ تن گوش ہو کر سنی ہے جن مسکت جوابات اور روشن دلائل نے آریہ صاحبان کا ناطقہ بند اور چشم غلط بیں چکا چوند پیدا کر دی۔ تمام سماجیوں میں ہل چل اور قصر سماج میں تزلزل ڈال دیا ان براہین قاہرہ کو نامہ نگار مشتہر صاحب گالی گلوج سے تعبیر کر کے آفتاب صداقت پر خاک ڈالنا چاہتے ہیں۔ سبحان اللہ بریں عقل و دانش الخ

قطع نظر اس کے ہر صاحب عقل وسلیم اس بیاں کی تغلیط اور اس مغالطہ کی تردید اپنی خداداد فہم سے کر سکتا ہے اس لیے کہ گورمنٹ موجودہ کے عدل و انصاف اور حسن انتظام نے کسی بڑے سے بڑے توانا کا یہ حوصلہ باقی نہیں چھوڑا کسی کو گالم گلوچ سے یاد کرے خصوصا علی روس الاشھاد مجلس وعظ و میلاد میں اگر یہ بیان نامہ نگار کا ہوتا تو گورنمنٹ ایسی غافل نہ تھی کہ کوئی نوٹ نہ لیتی اور آریہ برادری ایسی بھولی بھالی وصابر نہ تھی کہ خاموشی کے ساتھ گالیاں سن کر ٹھنڈے کلیجہ بیٹھی رہتی

اگرچہ تعصب مذہبی ایسی بری بلا ہے کہ انسان کو خصوصا (آریہ انسان کو) کسی وقت خلاف بیانی اور دروغ گوئی پر آمادہ کر دیتا ہے لیکن نہ ایسا سفید جھوٹ کہ حق کو باطل اور دلائل واضحہ کو سب وشتم لکھ مارا واہ مصر جی نے افترا بھی کیا تو بے تکا نہ عقل سلیم اس کو تسلیم کرے نہ نقل صحیح تائید۔

سچ ہے عیب کردن راہنر باید

آگے نامہ نگار صاحب انصاف کا حق ادا اور صداقت کے سر سہرا یون باندھتے ہیں۔

قولہ منجانب پنڈت باسدیو جی سکرٹری شدھی سبھا۔
اگر برہمچاری جی سے درخواست تحقیق حق بذریعہ مباحثہ کی گئی تو صدائے برنخاست کا مقابلہ ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کا محض ہوائی مجادلہ ہے۔
الجواب: کیوں جناب یہ تو فرمائیے کہ اگر صدائے برنخاست برہمچاری جی کی طرف سے تھا تو متعدّد اشتہارات مطبوعہ متعلق متعلق شرائط مناظرہ (جسکے چند قطعہ ہمارے پاس موجود ہیں) کس نے طبع و مشتہر کرائے تھے اور تسلیم سے اعراض کرنے والا کون تھا۔ فرط گھبراہٹ میں بوکھلا کر لیجیو دوڑیو مار ڈالا بچائیو وغیرہ کی دہائی دیتے ہوئے حکام شہر کو کس نے تکلیف دی اور احقاق حق سے کس نے جان چھڑائی؟ کیون مہاراج اپنی حالت دوسرے پر لا جمائی۔ خیریت ہی گزری کہ آپ اس ہوائی مجادلہ کے گرد باد میں نہ آگیے ورنہ نا جانے کتنی مرتبہ اونچا نیچا دیکھتے اور جس نیچا دکھانے کی تمنا آپ اگلے قول میں اپنے گرو سے کرتے ہیں وہ آپ ہی کو نصیب ہوتا۔
آگے مشتہر صاحب نے برہمچاری جی کے ٹریکٹون کے متعلق ریویو کرتے ہوئے حسب مقولہ۔ مشہور چون تنگ آمد بجنگ آمد۔۔
توجہ گورمنٹ کی دھمکی دی رہے *قولہ* چنانچہ برہمچاری جی کے چند اشتہار و ٹریکٹ ہائے بغرض ملاحظہ روانہ ہیں عمل مناسب فرمایا جاے اور ان ذات شریف برہمچاری جی کو نیچا دکھایا جاے چونکہ معائنہ سے آنحضرت کا ایک بھی اس قابل نہ پایا گیا کہ جس کا نوٹس لیا جا سکے۔ اور نہ کوئی ٹریکٹ ہی ایسا نظر آیا کہ جس کا جواب باصواب دیا جاے (اور دیا کیسے جاتا جبکہ آپ کے پاس جواب باصواب تھا ہی نہیں) بنا برآن اشتہارات کو ردی کے ٹوکرے میں داخل کرکے اور ٹریکیٹ ہائے بامید توجہ گورنمنٹ عالیہ ایک گوشہ میں رکھ کے ایک قطعہ اشتہار ذیل کو جس سے پبلک میں غلط فہمی کا احتمال ہے زیر جواب لاتے ہیں اور نقلی برہمچاری جی کا ہوش و حواس ٹھکانے لگاتے ہیں اس لیے کہ آپ اشتہار ھذا میں ہندوستان بھر کے آریہ سماج سے عموماً اور کانپور کی آریہ سماج سے خصوصاً ذیل کا جواب طلب فرماتے ہیں۔

* الجواب: * کیا گورنمنٹ کے وہ ٹریکٹ ہائے اور اشتہارات و اخبارات زیر نظر نہیں ہیں جس میں آریہ مہاشون نے داد تہذیب دی ہے اور اسلام و پیشوایان اسلام کا حق نمک ادا کیا ہے اگر ان کی فہرست پیش کروں تو ایک ضخیم دفتر ہو جاوے عیان راچہ بیان -

بالمقابل اگر دیکھا جاے تو برہمچاری جی موصوف کے ٹریکٹون میں کوئی بات دائرہ تہذیب سے خارج نہیں نہ کوئی ایسی مخل امن عام تحریر ہے۔ جس پر گورنمنٹ کو توجہ کی ضرورت ہو۔

مہاشہ جی کیا تماشہ ہے کہ خود ہی تو چھیڑ چھاڑ کرو اور جب جواب معقول پاؤ تو منہ بنا کر بیٹھ جاؤ غل مچاؤ سامنے نہ آؤ دہائی تہائی شروع کردو واہ جناب یہی آپ کی حق پسندی ہے کہ مسکت جوابات کو گالی گلوج قرار دے کر گورنمنٹ کو متوجہ کرنے لگے۔ ایں کار از تو آید و مردان چنیں کنند۔

یہاں تک تو مسافر کی تمہید تھی اب جوابات ملاحظہ ہوں کہ برہمچاری جی کے سوالات کا مطلب مجیب صاحب نے کیا سمجھا اور کیا جواب تحریر فرمائے اور در اصل مقصود سوال کیا ہے یا تو دیدہ و دانستہ مجبیب صاحب بھولے بن گیے ہیں اور بہ تکلف مطلب سوال کا کچھ کا کچھ سمجھ گیے ہیں یا واقعی فہم رسا کی رسائی وہیں تک تھی۔ درصورت اول حق شناسی ظاہر اور بصورت ثانی قوت فہم باہر ہے۔

اس طرح اگر چہ مجیب کا جواب خود اپنے منہ سے اپنی تردید کرتے ہوئے اہل فہم کے سامنے اپنا وزن ظاہر کر رہا ہے حاجت جواب نہیں لیکن عوام کی غلط فہمی دفع کرنے کے لیے مختصراً جواب پر تنقیدی نظر ڈالی جاتی ہے تا کہ ان کی معقولیت ہر خاص و عام پر ہویدا۔ اور آئندہ مجیب صاحب کو دیکھ بھال کر تحریر کا حوصلہ پیدا ہو۔

* سوال * وید کتنے عرصہ سے الہامی مانے جاتے ہیں؟

جواب: روز ازل سے کیونکہ وید ایشوری گیان ہے ایشور کے ازلی ہونے سے وید پر بھی ازلی ایمان ہے۔

٭**تنقید:-**٭ ناظرین با تمکیں سے درخواست کی جاتی ہے کہ خود اس سوال و جواب کو میزان عقل میں تول کر فیصلہ کریں آیا یہی جواب اس سوال کا ہوسکتا ہے یا نہیں سوال از آسمان و جواب از ریسماں اسی کو کہتے ہیں۔ سائل تو دریافت کرتا ہے کہ یہ وید جس کے ہر منتر کے سرے پر مصنف کا نام درج ہے جس میں راجا، پرجا اندر، رتھ، بیل وغیرہ چار ذاتوں کا ذکر ہے یہ چار کتاب کب سے الہامی مانے جاتے ہیں۔ جواب میں آپ ایشوری گیان کو ازلی بیان فرماکر روز اول سے الھامی مانا جانا بتلاتے ہیں۔ اور در حقیقت لاجواب ہوکر خلط مبحث کرتے ہیں۔

٭**سوال:-**٭ تو ان ویدوں سے ہے جواب گیان سے دیا گیا۔

چہ خوش گفت است سعدی در زلیخا:- الا یا ایھا الساقی اور کا ساونا ولہا-

جناب گیان تو ایشور کا بیشک ازلی ہے۔

لیکن اس وید کو گیان کہنا آپ کی دانشمندی ہے یا کمال فہم کا نتیجہ اگر وہ گیان ازلی ایشور کا بھی وید ہیں جن کا کچھ وصف اوپر بیان ہوا جن کے چار مصنف خود آریہ کے نزدیک مانے ہوئے ہیں جن کے زمانوں میں تقدم و تاخر ہے (٭اس لیے کہ انگرا رشی کئی واسطوں سے اگنی مصنف رگوید کا شاگرد ہے٭) تو کیا ان لوگوں کے پیدا ہونے سے پہلے ایشور بغیر گیان کے تھا مصرجی اس مسئلہ پر غور فرماکر جواب دیں۔

٭**سوال:-**٭ وہ لوگ کہاں کے باشندے تھے جنہوں نے اول اول وید کو الہامی قبول کیا؟۔

٭**جواب:**٭ یہ سوال مہمل ہے اگر آپ کی منشا سکونت ملہماں دریافت کرنے کی ہے تو سائل پر نادانی حائل کیونکہ جن رشیوں کی آتما میں ابتدائے آفرینش میں نہیں ہوسکتا جبکہ سکونت وتعلیم انسانی کا سلسلہ ہی نہیں تھا۔ قبولیت سکونت کا سوال سلسلہ موجودہ میں ہوسکتا ہے نہ ابتدائی میں اگر کوئی آغاز دنیا کے پہلے انسان کے والدین کی تلاش کرے نادانی ہے ہمچنان سوال ہذا موجب پشیمانی۔

٭**تنقید:-**٭ جواب مذکور کا اہمال وغیرہ مربوط ہونا ہر ناظر پر ظاہر اور مجیب کی بدحواسی و پریشانی کا بیان احاطہ تحریر سے باہر ہے۔

بک گیا ہوں جنون میں کیا کیا کچھ: کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی۔

بہر حال زوائد و فضولیات سے قطع نظر کرتا ہوں اور سوال سائل کا مطلب زیادہ آسانی و وضاحت کے ساتھ حوالہ قلم کرکے گرداب وحشت سے مجیب کو نجات دینے کی کوشش کرتا ہوں بشرطیکہ از خود رفتگی دیدہ و دانستہ نہ ہو- مہاراج جب آریہ صاحبان یہ کہتے ہیں کہ یہ چاروں رشی جن پر وید الہام ہوے تبت پہاڑ کی چوٹیوں پر زمین سے نکل آے تھے اور اسی طرح اور لوگ بھی بغیر ماں باپ کے ابتداے دور میں پیدا ہوے تھے تو سوال یہ ہے کہ زمین سے نکلتے ہی ان پر وید الہام ہو گیے تھے؟۔ یا کچھ زمانہ عمر گزرنے کے بعد پھر وہ لوگ الہام کے وقت تبت میں تھے یا ہندوستان میں آگیے تھے؟ پھر آخر پیدا ہونے کے بعد کتنی ان کی عمر ہوئی تھی؟، پھر آگے چل کر اس عمر میں کسی زمیں پر رہتے تھے یا ہوا میں لٹکتے پھرتے تھے اور زمین پر رہتے تھے تو آیا کھاتے پیتے تھے کوئی گھونسلہ، جھونپڑہ پہاڑ کی کھوہ گرمی سردی کے بچاؤ کے لیے کوئی مادی و مسکن بنایا تھا یا نہیں؟۔ یہی وہ سکونت کا سوال ہے جس پر آپ نے مہمل ہونے کا الزام عائد کیا ہے اب آپ اپنے دل میں ذرا غور کرکے فرمائیے اور پھر اس کو سوچیے کہ پیدا ہوتے ہی الہام ہو گیا اور چاروں پر ایک ہی دن ہو گیا تھا۔ تبت ہی میں ہو گیا تھا یا ہندوستان کے کسی خطہ میں آنے کے بعد ہو گیا تھا انہیں خطوں کو مکان اور سکونت سے سائل نے تعبیر کیا ہے آپ اس کو بنگلہ اور کوٹھی سمجھ کر گھبراے اور یہ سمجھ لیا ہے کہ وہ تو لنگوٹی کسے بقیہ عمر میں مانگتے کھاتے پھرتے ہوں گے یا بنارس کی سیڑھیوں پر بود و باش رکھتے ہوں گے- مگر افسوس ہے کہ آپ تو آریہ مذہب سے ہی واقفیت نہیں رکھتے ابتداے زمانہ کے لفظ سے آپ لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں ابتدائے زمانہ سے اگر آپ کی مراد یہ ہے کہ زمیں سے پیدا ہوتے ہی وید ان پر الہام ہو گیے تھے۔ اس پر تو بہت سے سوالات عائد ہیں جس کے جواب سے اب تک آریہ سماج پنبہ بدہان ہے۔ ابتدائے آفرینش تو اک آن تھی مگر جب تعلیم کا سلسلہ جاری کیا اور ایک عرصہ تک جیتے رہے اس عرصہ میں تو ابتدائے آفرینش نہیں رہی

سوال یہ ہے کہ اس عرصہ میں وہ کہاں رہے مہاراج سمجھے کہ اور بھی سمجھا دوں؟۔

* سوال:- * نزول وید سے قبول تک کتنا فاصلہ ہوا؟۔

* جواب:- * نزول الہام میں فاصلہ تلاش کرنا بھی حماقت ہے کیونکہ فاصلہ تعلیم و قبولیت مقتضائے نفسانیت بشریت ہے جیسا کہ قرآن شریف عرصہ 23 سال تک تالیف ہوتا رہا اور عرصہ دراز بعد بزور شمشیر جامۂ قبولیت اختیار کیا۔

* تنقید:- * سائل پر الزام حماقت در حقیقت اظہار حال خود ہے اس لیے کہ اس کے مصداق اپنے قلم و تحریر سے خود بن گیے ہیں۔ چاہ کن را چاہ در پیش۔

* کیون ناظرین با انصاف بہ سچ کہیے گا کہ سائل نے نزول الہام میں فاصلہ کا سوال کب کیا ہے اور زمانہ نزول کی طوالت و فصل کا استفسار کون سے فقرہ سوال سے نکلتا ہے؟۔ *

آپ کی سمجھ کے قربان جائیں جو کچھ سمجھتے ہیں وہ الہامی سمجھتے ہیں اور جواب بھی دیتے ہیں تو غیر متعلق اگر نزول اور قبولیت میں بقول آپ کے فاصلہ نہ تھا تو کیا تبت کے پہاڑ پر پیدا ہوتے ہی ان پر وید الہام ہو گیے تھے اور چاروں پر ایک ہی دن الہام ہوے تھے اور زباں بھی تمام اسی وقت منجھ گئی تھی جس میں وید الہام ہوے تھے اور تمام انڈیا کے لوگوں نے اسی آن پیدا ہوتے ہی سارے وید پڑھ بھی لیے تھے اور مان بھی لیے تھے حالانکہ کتابت کا سلسلہ تم خود کہتے ہو کہ بعد عرصہ دراز کے جاری ہوا تو اسی آن ہر ہر رشی نے ہر ہر فرد و بشر کے ذہن میں سارا وید ڈال دیا تھا اس بات کی جو حقیقت ہے اس کو عقلا خوب جانتے ہیں کہ ہنوز وہ قبول کرنے والے سنسکرت کی زباں ہی سے واقف نہ تھے تو قبول کیسا کیونکہ آپ لوگ دیوبانی جس میں وید الہام ہوے اور لوکک بانی (انسانی زبان) کو دو بتلا رہے ہیں اور فطرت و عادت یوں ہی جاری ہے کہ نزول و الہام کے بعد بذریۂ تعلیم ایک عرصہ میں قبولیت حاصل ہوتی ہے یعنی لوگ اسے تسلیم کرتے ہیں۔ یہ تو جواب پر تنقید تھی۔

رہا مجیب صاحب کا قرآن پاک پر منہ آنے اور اس کے زبردست تعلیمی و اخلاقی اثر کو اثر شمشیر بتانے کی اصلیت ماہران فن تاریخ پر ظاہر ہے

ع. حق وہ ہے جو سر چڑھ کے بولے۔

غیر مذاہب کے منصف مزاج افراد اور مخالفان اسلام کے غیر متعصب حضرات کی متعدّد شہادتیں مسافر کے دعوے کو ھباءمنثورا کرنے کے لیے کافی ہیں۔ اس لیے ہم کو اس مسئلہ پر زیادہ روشنی ڈالنے کی چنداں ضرورت نہیں مجیب صاحب خود ملاحظہ فرمائیں اور شرمائیں۔

سوال:۔ ماننے والوں کی کیا زبان تھی ؟۔

جواب:- پیدایش کے ساتھ ہی جبکہ ان پر وید کا ظہور ہوا ویدک زبان سے ملہمان نے مولک سنسکرت تیار کی یہی انسان کی انسانی زبان ہوئی۔

تنقید:- سوال یہ تھا کہ مولک زبان جس کو آپ لوگوں کی زبان بتلاتے ہیں معًا ویدوں کے نازل ہوتے ہی تیار ہوگئی تھی یا ویدوں سے بعد نزول کے اخذ کی گئی اور آپ شق ثانی کے قائل اس صورت میں جب تک یہ زبان تیار نہیں ہوئی تھی اس وقت تک افہام وتفہیم کا کیا ذریعہ تھا؟۔ یہی وہ سوال ہے جس کا آپ بے تکا جواب دے رہے ہیں۔

سوال:- وہ تعلیم یافتہ تھے یا جاہل ؟۔

جواب:- جن کو پیدا ہوتے ہی منجانب پرماتما تعلیم مل گئی ہو ان کو جاہل کہنا جہالت ہے۔ یہ اسلام کی ضلالت ہے کہ امی کو امیوں کا ملہم بنایا گیا ہے کیا یہ امر خطرناک وبعید از عقل نہیں کہ اندھوں کا رہبر.... ہوا۔

تقید:۔ بیل نہ کودا کودی گون - ناظرین سائل نے ان کے تعلیم یافتہ پرماتماؤں کو کس عبارت میں جاہل کہا؟۔ برہمچاری جی نے تو سوال کیا ہے نہ کہ ان کی جانب جہل عائد کی ہے۔

یہ تو خود مجیب صاحب اپنے بزرگوں کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں جس کے الزام سے حضرت سائل بالکل بری ہیں بہرحال آپ نے یہ بات مان لی کہ جس وقت وید ان پر الہام ہوے تھے اسی وقت وہ تعلیم یافتہ بھی تھے تو پھر آریوں نے جو الہام کی تعریف کی ہے کہ وہ تعلیم تعلم سے پاک ہو۔ اور سنسکار سے بھی پاک ہو یہ کیا۔ سمجھ کر انہوں نے لکھ دیا؟ نامعلوم وہ سچے ہیں یا آپ سچے ہیں؟ اب تو ثابت ہوا کہ جن پر وید الہام ہوے بوقت الہام وہ تعلیم یافتہ نہ تھے سوچو۔ اور شرماؤ-

آگے آپ کی وہ عنایتیں جو بانی اسلام علیہ السلام کی شان عالیشان میں آپ نے کیں اور ہماری بلکہ تمام اہل اسلام کی دل آزاری گوارا فرمائی یہ آپ کا ایک ایسا اخلاقی جرم ہے کہ ہرگز قابل معافی نہیں دل تو یہی چاہتا ہے کہ جواب ترکی بہ ترکی دوں لیکن قربان جائیں تعلیم اسلامی کہ جس نے ہمارے ایسے جذبات کو دائرہ تہذیب میں مقیّد کر دیا۔ اور "واذا مروا باللغو مروا کراما" کی مبارک ہدایت سے مسلمان کے قلبی جذبات کو حلم کا جامہ پہنا کر ہزار ہا ہزلیات ولغویات سے بچا دیا۔ ورنہ ذات شریف پر واضح ہو جاتا کہ اشہب جو ادا اہل قلم مرتکبان ظلم وستم کو

یوں پامال کیا کرتا ہے تاہم اتنا کہے بغیر بھی نہیں رہ سکتا ہے کہ مہاشہ جی اسی منہ سے گورمنٹ کو اپنی حالت زار دکھلا کر حامی بناتے اور برہمچاری جی کی زیادتی کی جانب متوجہ فرماتے تھے۔ یہ نقطے تو سوال میں میں نے لگا دییے ہیں اس لیے کہ میرے قلم نے وہ لفظ لکھنے کی جراءت نہیں کی جو لالہ صاحب نے جناب نبی عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے استعمال کیا ہے۔

ناظرین با تمکیں انصاف سے ملاحظہ فرمائیں کہ کیا مجیب اس طرز عمل پر بھی گورمنٹ کو توجہ دلانے کا منہ رکھتا ہے بایں خواری امید ملک داری۔

٭سوال:-٭ وید کو کس دلیل سے الہامی تسلیم کیا؟۔

٭جواب:-٭ معتقدین قرآن کی طرح انکھوں پر پٹی باندھ کر نہیں بلکہ موجب اصول دانایان لکشن مرانا پام دستوسدی مظہر علوم صفات ایشوری و نیز مثل دیگر اشیاء قدرت عطیہ آغاز ہونے و مکمل ہونے سے وید ہر ایک کے لیے قابل تسلیم ہے۔

٭تنقید:-٭ جواب جو آپ نے اس سوال کا دیا ہے وہاں آپ مبہوت ہو کر ایسی بولی بولنے لگے شاید جس کو آپ خود بھی نہ سمجھ سکتے ہوں تاہم بقول آپ کے گونگے کا اشارہ سمجھ کر جہاں تک ہم نے غور کرکے آپ کی عبارت کا مطلب نکالا وہ یہ ہے کہ ویدوں میں صفات ایشور اور دیگر کائنات کی حقیقت کا بیان ہے اس دلیل سے وہ الہامی ہیں۔ اب ہم اسی پر فیصلہ کرتے ہیں کہ رگوید کا پہلا منترا اگنم ایڑے الخ

اور دیگر منتر کہ جن میں یہ ہے کہ اے ایشور ہمارا بھوجن نہ چرانا وغیرہ ذالک۔ ان میں کونسی صفت ایشور کا بیان ہے؟ (سوائے چوری کی صفت کے) اسی طرح حقیقت کائنات کا جو آپ نے دعویٰ کیا وہ بھی بے بنیاد جملہ کائنات کی حقیقت تو درکنار بچھیا کے مُوت (پیشاب) کی ہی حقیقت ویدوں سے ثابت کر دیجیے کہ اس کے کیا کیا اجزاء ہیں اور انسان کے پیشاب میں کیا اجزا ہیں جب ویدیوں میں نہ صفات ایشور کا ثبوت اور بیان ہے نہ حقائق کائنات نہ احکام نہ مرنے کے بعد کا ذکر کہ جزاو سزا کس صورت پر مرتب ہوگی تو پھر نہ معلوم وید کس دلیل سے الہامی ہیں۔ اور ایشور پر کیا ایسی بپتا پڑی تھی کہ ان چار رشیوں کے پیدا کرتے ہی کہ ابھی انہوں نے اپنی لنگوٹی اور چوٹی اپنی نہ سنبھالی تھی ایک نہیں پورے چار وید الہام کر دیے اور لطف یہ ہے کہ خود * رگوید ہی میں اتنے مکرر منتر ہیں کہ اگر مکرر کو حذف کیا جائے تو رگوید آدھے سے کم رہ جاتا ہے * اور * شام وید تو باستثناء چند منتروں کے پورے کا پورا گوید ہے * اور اس سے زیادہ طرفہ یہ ہے کہ ابھی اور انسان بھی پیدا ہوکر ہوش حواس عقل کل کے مرتبہ پر نہیں آئے تھے وہ اس کے قبول پر مامور کیے گیے اور طرز تو یہ کہ نہ وید کی زبان سے واقف نہ ویدوں نے ان نوخیز وحشیوں کو تمدن کا طریقہ سکھایا یہاں تک کہ گائے بھینسوں کی طرح ایک نر جس مادہ سے چاہتا ہے جفتی کرتا تھا اور اس میں حلال حرام عورتوں کی فہرست بھی نہیں بتلائی کہ کون کون عورتیں تمہارے لیے حلال ہیں اور کون کون حرام۔

نہ کھانے کی بابت کچھ تشریح فرمائی کہ کیا کیا چیزیں کھانی چاہیے اور کون کونسی چیزیں نہ کھانی چاہیے یہاں تک کہ گائے کے گوشت سے بھی ممانعت نہیں کی۔ پھر جب انسان دنیا میں پھیلا اور اس کا تمدن ترقی کرتا گیا اور اس کو خدائی دستورالعمل اور قوانین کی حاجت پڑی تو بقول حضرات آریہ ایشور دیادان منہ میں گھنگنی بھر کر ایسا چپ ہوکر بیٹھا کہ نہ بولا ہے نہ بولے گا۔ اس معاملے میں حضرت سعدی نے کیا اچھا شعر کہا ہے۔

دو چیز طرۂ عقل است دم فرو بستن
بوقت گفتن وگفتن بوقت خاموشی

اس لیے منوجی وغیرہ پنڈتوں نے بہت انتظار کے بعد سمرتیان بنائیں اور ان میں اس جاہل قوم اور جاہل زمانے کے موافق کچھ جاہلانہ احکام بھی بیان کیے اس کے بعد سے زمانہ کہاں سے کہاں ترقی کر گیا مگر آریہ صاحب ابھی تک اسی لکیر کے فقیر ہیں اور چار ذات کا بٹن پیٹے جاتے ہیں اور آپ نے جو عبارت ویدوں کے الہامی ہونے پر پیش کی ہے اس سے بہتر میں آپ کو بتلاتا ہوں وید اس دلیل سے الہامی ہیں کہ ان میں اصول وامم اسرار مکونات لطائف الظرائف سپردم وستم اسلم و پزارحم اکنم ور ہریا تمم۔ لیٹے بشے ملکشم بزار تونم وبہت بہت کمینہ بیان ہے۔

یہ ہے وہ تعلیم جس کو آنکھوں پر پٹی باندھ کر مان لینے سے تعبیر کیا جاے تو عنند العقلاء نہایت موزون و بجا ہے۔ یا خواب کی بڑ اور مست کی ڈر کہا جاے تو بالکل مناسب وزیبا۔

* **سوال:-** * اگر وید کی زبان سنسکرت تھی تو گرہن کرنے والے کو بتانے والوں نے کس ترتیب و تربیت سے سکھائی تھی آیا ویاکرن کی امداد سے یا اور کوئی تجویز مجوزہ درائے ہے۔

* **جواب:-** * الہام کا ابتدائی طریقہ تسلیم موجودہ طریقہ کے برخلاف ہوا کرتا ہے۔ ملہماں نے برہما وغیرہ رشیوں کو وید پڑھائے۔

ویاکرن وغیرہ آئندہ رشیوں نے ویدوں سے بنائے سوال فضول ہے جبکہ طریقہ تعلم ہر زمانہ کا باستعداد متعلمان جداگانہ پایا جاتا ہے۔

* **تنقید:** * خلاصہ مہاراج کے جواب کا یہ ہوا کہ سنسکرت کے لیے اس وقت قاعدۃ صرف نحو نہ تھا یعنی بے قاعدہ زبان تھی اور قاعدہ بعد میں بناے۔ بہت ٹھیک اور اس پر ہم صاف کرتے ہیں بلکہ ویدوں کا چھند (عروض و قوافی) بھی بے قاعدہ ہے۔ اسی لیے ایک مصرعہ کی دم بڑھ جاتی ہے تو پہلے مصرعہ کو آواز سے کھینچ کر دوسرے کی برابر کیا جاتا ہے اور یہ بے قاعدگی بہت مدت تک رہی یہاں تک کہ آریہ قوم سنٹرل ایشیا سے جب پنجاب میں وارد ہوئی تو سرستی کے دریا تک ان کی مویشی کا میدان چراگاہ تھا اور وہ ناخواندہ وحشی لوگ عناصر اور غیر مرئی ارواح کو اپنی تعریف میں اسی اپنی جاہلانہ زبان میں جو کچھ شعر کہہ لیتے تھے وہ پتوں وتّون پر لکھے ہوے مویشی کی کھال میں بھرے رہتے تھے * جس کو

پوستک کہتے ہیں اسی لیے ہندو کتاب کو اب تک پستک بولتے ہیں * نوروز اور مجامع اور ہوَن کے مواقع پر ان متعدّد شاعروں کے منترون کو جو عناصر وغیرہ کی مدح میں تھے عناصر اور غیر مرئی ارواح کو خوش کرنے کے لیے پڑھا کرتے تھے اور اسی جاہلانہ نظم کو کھینچ تان کر موزوں کر دیا کرتے تھے جیسا کہ آج کل، دھوبی سقوں کے کھنڈ اور ان کا پڑھنا ایک عرصہ دراز کے کے بعد منترون کو کتابوں میں جمع کیا گیا اور ویاس دہلوی وغیرہ پنڈتوں نے نظم کیے اور زبان کے قاعدے بنائے اور تعلیم و تعلم کا سلسلہ جاری ہوا۔ * یہ ہیں وہ آپ کے برہما جی ورنہ آریہ کے نزدیک وہ برہما جن کو عام ہندو مانتے ہیں کوئی شی نہیں برہما ان کے نزدیک ہراول کا نام ہے * کہیے جناب اب بھی سوال سمجھے یا کچھ اور تشریح کر دوں ان باتوں کا مدلل جواب دیجیے قافیہ بندی اور تک بندی سے کام نہیں چلتا۔

* **سوال:-** * ویدکی زبان کی تعلیم کا سلسلہ نزول وید سے کتنے دنوں بعد شروع ہوا؟۔ اور کن شخصوں نے کیا؟ اور کس زبان میں کیا؟ اور کن لوگوں سے کیا؟۔

* **جواب:-** * کیا بتلائیں جبکہ آپ کے اندر سوال کرنے کا ہی مادہ نہیں ہے دینا تو دشوار ہے مگر آپ کے لیے مانگنا بھی دشوار ہو گیا اس طریق پر سوال کیا ہے جیسے خواب میں بڑ ہو تاہم گونگے کا اشارہ ہم سمجھیں گے سنیے ویدک تعلیم کا سلسلہ ابتداے آفرینش سے ہی شروع ہوا اول منجانب پرماتمان ملہمان کے۔ آتما میں ظہور ہوا اسی وقت انہوں نے اسی ویدکی زبان میں برہما وغیرہ رشیوں کو پڑھایا نہ کہ مثل قرآن پتوں و ہڈیوں پر برسوں لکھا پڑا رہا اور عثمان کے ہاتھ میں پہنچا تو جلوایا گیا۔ تو کہیں برسوں بعد قریش کی زبان میں سلسلہ تعلیم جاری ہوا۔

* **تنقید:-** * آپ بہت سی قافیہ بندی کے بعد وقت مضمون سوال سے سر پکڑ کر اور اعتراف عجز فہم کے بعد سوال کا جواب یوں دیتے ہیں کہ وید کے ملہم رشیوں نے وید برہما موغیرہ کو سکھایا۔ کیوں صاحب جبکہ برہما جی ملہم رشیوں کے کئی واسطہ سے شاگرد ہیں تو برہما جی کو پڑھانا چہ معنی دارد۔ نہ ہماری سمجھ میں آیا نہ اصول آریہ کے موافق صحیح اترا۔ پھر جب برہما اور دیگر متعلقین کی زبان ویدکی زبان سے غیر تھی تو کس طرح پر سمجھایا؟۔ اس سمجھانے کو بھی سمجھائیں * اور یہ آپ کے مذہب سے واقف ہونے کی

دلیل ہے کہ آپ برہما کو ملہمان وید کا شاگرد بتلاتے ہیں پہلے اسی مسئلہ کو ہی طے کر لیجیے کہ وہ استاد تھے یا شاگرد جملہ سناتن دھرم اور تمام پنڈت تو ان کو ان رشیوں کا استاد مانتے آئے ہیں مگر دیانند جی کی نئی ودیا ان کو شاگرد بتا رہی ہے اسکا فیصلہ سناتن دھرم اور آریہ خود کر لیں گے * رہا یہ کہ سوال کو آپ خواب کے بڑانے سے تعبیر کرتے ہیں سو آپ کی دانشمندی ہے لالہ جی آسمان کا تھوکا منہ پر آیا کرتا ہے اگر آپ خواب کا بڑانا اور گونگے کا اشارہ دیکھنا چاہتے ہیں تو * سوال ششم * کے جواب کا وہ حصہ جس پر ہمنے لکیر کھینچ دی ملاحظہ فرمائیے اور شرمایئے۔

* سوال:- * وید زمانہ نزول سے پنڈت دیانند جی کے سَمے تک کن لوگوں کے ہاتھ میں رہے اور ان کی خدمت کن لوگوں کے سپرد تھی اور پنڈت جی کو کن لوگون سے ملی ؟۔

* جواب:- * براہمون رشیون سنیاسون کے ذریعے سے وید ملے مگر عجب تر یہ ہے کہ جو معنی ان ویدوں کے پنڈت اور سنیاسی کہہ گیے ہیں دیانند جی اس کے سراسر خلاف ہیں اس سوال میں بات یہ تھی جیسا کہ آپ سوال آیندہ کے جواب میں تسلیم کرتے ہیں کہ وید بعد میں کتابت کے سلسلہ میں آیا اور اسی پر اس کی حفاظت کا وارد مدار رہا (* کیونکہ ویدوں کا حافظ تو نہ کوئی ہے نہ پہلے تھا نہ آیندہ ہوگا اور یہ کتابت کا سلسلہ بودھ مذہب کے وقت میں جس کی سلطنت کئی سو برس تک ہندوستان میں رہی ایسا درہم برہم ہوا کہ بودھ نے تلاش کر کر کے جہان کہیں وید کا نسخہ پایا اس کو جلوادیا تو اب بتلائیے کہ دیانند جی کو کن پنڈتوں کے واسطے سے یہ وید ملا اور بعد بودھ کے کس پنڈت نے کسی بچے ہوے نسخے سے ویدوں کا مقابلہ کیا۔ شنکر اچاریہ کا جو نام لیا جاتا ہے کہ وہ مروج ہوا تو ہم کو اپنی کسی دلیل سے بھی یہ ثابت کر دیجئے کہ وہ چاروں وید جانتا بھی تھا اور پھر یہ ثابت کر دیجیے کہ شنکر اچاریہ نے کس سے مقابلہ کیا اور بعد بودھ کے وہ نسخہ کس گھر میں بچا ہوا تھا جس سے مقابلہ کیا گیا اور وید لکھوائے گیے ؟) *

* سوال:- * ملہمان وید نے ویدوں کو مدون کر لیا تھا یا زبانی تعلیم دیتے تھے ؟ اگر مدون کر لیا تھا تو کس وقت ؟ اور اگر زبانی تعلیم کرتے تھے تو کتنی مدت تک ؟ اور تدوین کس نے کی ؟ اور کس زمانے میں کی ؟۔

* جواب:- * ویدوں کی الہامی تعلیم برسوں زبانی ہی ہوتی رہی اور ایک عرصہ دراز تک اسی طرح سینہ بسینہ چلی آئی اور لاکھوں سال سے زیادہ کا عرصہ ہوا کہ مہرشیوں نے سہولیت آئندہ کے لیے نزول وید کے قریب عرصہ میں اس ایشوری گیان کو قلمبند کر چھوڑا۔ تدوین کا لفظ قرآن پر مناسب آتا ہے جس کی تدوین و تحریف اول ابوبکر نے کی بعدہ عمر نے ازاں بعد عثمان نے۔ (رضی اللہ عنہم اجمعین)

* تنقید:- * سوال یہ تھا کہ ترتیب ویدوں کی (یعنی اول دوم ادھیا کو اپنے اپنے موقعہ پر رکھنا اور منتر آگے پیچھے مواقعات موجودہ پر رکھنا) کس نے کی؟ ۔ آپ اپنی خوش فہمی سے تدوین و تحریف کو مترادف سمجھ کر لگے قرآن پاک پر حملہ کرنے - مصر جی ہوش باختہ وعقل تاختہ نہ ہوئیے سوال کو ملاحظہ فرمائیے تدوین کے معنی لغت میں دیکھیے اسپ ربھی پتہ نہ چلے ہم سے پوچھیے آپ تو ایسے حواس باختہ و خرد تاختہ ہوئے کہ اوندھی سیدھی تحریر میں اصل مدعا کو بھی ہاتھ سے کھو بیٹھے اور غلط یا صحیح کامل یا ناقص جواب بھی نہ دے سکے۔ لیجیے ہم سے سنیے منتر کھالوں میں یوں ہی بے ترتیب پڑے ہوے تھے اور ہر منتر کا رشی لینے مصنف جداگانہ ہے ویاس جی کے عہد میں ترتیب دیئے گیے اور ہر ہر منتر کے سرے پر اس کے رشی کا نام بھی اس نیک دل پنڈت نے لکھ دیا۔ یہ ہے وہ ویدوں کی ترتیب جس سے سائل سوال کرتا تھا جس کا کوئی جواب نہ آپ دے سکے نہ دے سکیں گے - مہاراج اب بھی سمجھے اتنی عرض اور بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ مجیب ہونے سے پہلے آپ آریہ مذہب کی کتابیں دیکھ لیجیے آپ کو مصنف و مجیب بننے کا اگر شوق ہے تو اس کے لیے مواد بھی تو پیدا کیجیے۔

اب آپ اپنے منہ میاں مٹھو بن کر یوں تحریر فرماتے اور

"صائب کی نصیحت زرین

ثنائے خود، بخود گفتن نمی زیبد ترا صائب

چو زن پستان خود مالد حظوظ نفس کے یابد"

کا حق ادا فرماتے ہیں۔

* **قولہ** * لیجیے نقلی برہمچاری جی آپ کا طلسم تو مسافر نے توڑ دیا جو سنگریزہ جمع کر کے عرصہ میں آپ نے ایک بدھنا تیار کیا تھا ایک ٹھیس لگتے ہی ٹوٹ گیا اور صداقت کے سر سہرا رہا اب اور کچھ جوڑ توڑ کر لائیے لیکن ہماری بھی دو چار باتوں کا جواب دیجیے۔

* **جواب :-** * غالب کہ تنقیح کو ملاحظہ فرما کر آپ کا دل تو یہ فیصلہ ضرور کر چکا ہو گا کہ برہمچاری جی کے سوالات کا ایسا مضبوط و مستحکم و ٹھوس قلعہ ہے کہ مسافر بے سروسامان تو کیا کسی مقیم آریہ کی بھی ہزار ٹھیسوں اور ٹکروں کا اثر تک اس کو جنبش نہیں دے سکتا اور یہ ایسا مضبوط بدھنا آپ کے ہاتھ میں برہمچاری جی موصوف نے دیا ہے کہ ہزار لوٹیاں توڑنے پر بھی اس کی ٹونٹی کا ایک ذرا سا کنارہ تک نہیں جھڑ سکتا۔ بات بنانا او خفت مٹانا دوسری بات ہے منصفین اہل نظر تو بداہۃً فیصلہ کر دیں گے کہ مطالبہ بدستور دائم اور سوالات قائم ہیں اس حالت پر آپ کا سوالات پیش کرنا دانایان فن مناظرہ کے نزدیک طفلانہ حرکت سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔ نہ ہم پر ان سوالات کا جواب بقاعدہ فن مذکور لازم لیکن آپ کی حسرت دلی مٹانے کے لیے ترتیب وار جوابات عرض تحریر میں لاتے اور گویا اونٹ کو پہاڑ دکھاتے ہیں۔

* **سوال اول :-** * کیا قرآن الہامی ہے۔ اگر ہے تو اس سے کوئی آیت پیش کیجیے۔

* جواب: * قرآن الہامی ہے کوئی آیت کیا بہت سی آیات قرآن میں ایسی ہیں جو قرآن کا الہامی ہونا بیان کرتی ہیں

۔ ازاں جملہ ۔ تنزیل الکتاب من اللہ العزیز الحکیم

ازاں جملہ – انا نحن نزلنا علیک القران تنزیلا و غیرہ و غیرہ

مگر آپ چاروں ویدوں میں سے ایک منتر بھی ثابت کر دیجیے کہ وہ دعوی کرتا ہو کہ وید ایشور کا پرمان ہے۔ اور جائیے آپ کو مدت عمر کی مہلت۔

* **سوال دوم:-** * قبل از نزول قرآن ملہم کا کیا دین و ایمان تھا؟

جواب:- دین فطرت جو جملہ انبیاء قدیم کا ایک مذہب چلا آتا ہے چونکہ اس میں تحریف و تبدیل ہوگئی تھی اس کی اصلاح کے لیے یکے بعد دیگرے انبیاء آتے رہے اور دین فطری کی اصلاح فرماتے رہے ان انبیاء کا سلسلہ حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم پر ختم ہوگیا اور اس لیے ختم ہوگیا کہ نقصان کے جتنے اقسام قوموں میں ممکن الرواج تھے کلیتہً سب ظہور پزیر ہوچکے تھے خاتم النبین نے ان سب کی اصلاح کردی اور یہ کام ختم ہوگیا اس لیے نبوت بھی ختم کردی گئی۔ ہاں اس نبی کے نائب وقتاً فوقتاً اپنے مرشد کے کاموں کی تجدید و ترویج کرتے رہے ہیں اور کرتے رہیں گے ایسے لوگوں کو مجدد کہتے ہیں اور یہ گروہ ان شاء اللہ تعالیٰ قیام قیامت تک قائم رہے گا۔

سوال سوم:- قبل از نزول قرآن کن کتب الہامی پر اعرابیوں کا ایمان تھا اور وہ کیوں منسوخ ہوگئیں اس میں کیا کیا نقائص وکمیاں تھیں جو اللہ میاں نے قرآن میں پوری کیں؟۔

جواب: اعرابیوں کا ایک مذہب اور ایک دین نہ تھا بعض ان میں بت پرست تھے بعض کواکب پرست بعض یہودی اور قدرے عیسائی۔

ایک گروہ حضرت خلیل اللہ ابراہیم کی ملت پر قائم تھا مگر بمرور زمانہ اس توحید و ملت میں سیکڑوں رخنے پیدا کر دیئے تھے جن کی اصلاح خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے کی۔

انبیاء کی کتب پر جو نسخ کی بابت آپ کا سوال ہے سو واضح ہو کہ دین کے دو حصے ہوتے ہیں بڑا حصہ عقائد جس کو آپ گیان اور مہا گیان کہتے ہیں دوسرا عملیات جس کو آپ کَرم کہتے ہیں پہلے حصہ میں کسی پچھلے نبی نے پہلے نبی کی شریعت کو منسوخ نہیں کیا۔ نہ کر سکتے تھے۔ نہ اسلام کا یہ دعویٰ۔ دوسرے حصے میں اصول عبادات بھی منسوخ نہیں نہ منسوخ ہونے کے قابل البتہ ان کے قوالب اور فروعات ہر زمانہ کی مصلحت سے بندگان خدا کی سہولت و راہ یابی کے لحاظ سے بدلتے آئے ہیں اور بدلنا چاہیئے تھا ورنہ اس احمق حکیم کی مثال صادق آتی ہے جو تمام مریضوں کو جملہ امراض اور ہر موسم میں ایک ہی نسخہ پلائے جاے۔ اسی طرح ممنوع چیزوں کی ممانعت میں بھی قدر تبدل و تغیر ضرورت مذکورہ واقع ہوا اور

ہر وقت میں حکیم ازل کو علم تھا کہ یہ نسخہ اس مدت خاص تک جاری اور مفید رہے گا پھر اس کی جگہ فلاں نسخہ تجویز کیا جاے گا، اس سے حکیم پر جہالت اور نادانی کا الزام قائم کرنا معترض کی اپنی جہالت ہے۔

یہ ہے وہ نسخ جس پر مخالف اعتراض کیا کرتے ہیں ویدوں میں چونکہ سرے سے احکام ہی نہیں نہ اعتقادیات نہ عملیات اس لیے ان میں نسخ ہی کیا ہوتا تینتیس کروڑ دیوتاؤں کی مدح میں نسخ کو کیا دخل تھا؟۔

* سوال چھارم: * کیا ثبوت ہے کہ قرآن بہر نوع مکمل ہے اغلب کہ اس میں بھی کمیاں رہ گئی ہوں؟۔

* جواب:- * اس کا ثبوت یہ ہے کہ قرآن نے کلیۃً اور اصولاً جملہ انواع ہدایت کی تکمیل کر دی جس کا ثبوت "کتاب البیان فی نزول القرآن" (مصنفہ علامہ زمان فہامہ دوران حجۃ اللہ فی الارض حضرت مولانا ابو محمد عبد الحق صاحب حقانی) میں مشرحاً موجود ہے ملاحظہ فرمائیے باقی احتمال سے کام نہیں چلتا آپ کوئی نقض کی صورت بتائیے تب اس کا جواب دیا جاے گا۔

* سوال پنجم:- * کیا ثبوت ہے کہ وحی و نبوت کا خاتمہ حضرت محمد صاحب ﷺ پر ہی ہو گیا جبکہ قادیانی جیسے مدعی وحی ہو گزرے ہیں؟-

* جواب:- * اس کا جواب سوال سوم - کے جواب میں گزر چکا ہے نیز قادیانی نے اس نبوت والہام کا دعوی نہیں کیا جو حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم پر ہوئی تھی۔

* سوال ششم:- * پیدائش آدم کا بھی قصبہ زبانی اسلام سنا جاے اور منحوس مرض ختنہ کب سے؟ اور کس نے اور کس طرح اسلام کو لگایا ہے بتلایا جاے؟ باقی پھر کبھی۔

* جواب:- * حضرت آدم علیہ السلام کو خدا نے اپنی قدرت کاملہ سے اسی طرح پیدا کر دیا جیسا کہ آپ ان چار رشیوں اور ہزاروں آدمیوں کو کہتے ہیں مگر نوع بشری کا ابتدا انہیں سے ہے اور حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی عہد میں جب انسان کی روحانیت اور نظافت و لطافت سے بہت ترقی کی تو

ناخنوں کا کتروانا زیر ناف کے بال لینا اور اسی طرح بچپن میں ختنہ کر دینا بھی مروج ہو کر سنت ابراہیمی قرار پایا۔ جن صاحب کو ناخن کٹوانے

اور موئے زیر ناف لینے سے نفرت ہو وہ شوق سے اوروں کے بال بھی اپنے چکا لیا کریں اور دو چار ختنہ کٹے ہوئے اپنے بچہ کے پیوستہ کر دیں تاکہ بڑی دیر تک پیشاب کے قطرے دھوتی میں ٹپکتے رہیں اور کسی وقت اسی کھال میں پیشاب او فضلات جمع ہو کر کیڑے بھی پڑ جائیں۔ مصر جی یہ تو ایک روحانی نظافت کا طریقہ ہے اس پر مذہب و ملت کا دار و مدار نہیں ہے اگر حقانیت اسلام زبان سے تسلیم کرنے میں آپ کو یہ خوف دامنگیر ہے تو ہم آپ کو اطمینان دلاتے ہیں کہ ایسے بڈھے کھاپٹوں کو ہم مجبور نہیں کرتے۔

اب آگے آپ پھر ارقام فرماتے ہیں۔

قولہ۔ پس اگر معقول جواب نہ دیا تو سمجھا جاے گا کہ سہیل اسلام غروب ہو گیا۔

اقول۔۔ لالہ صاحب ذرا آنکھوں سے تعصب کی پٹی دور کر کے انصاف کی عینک لگا کر اور ساتھ ہی دل پر ہاتھ رکھ کر دھرم دھرم سے کہیے کہ سہیل اسلام کس آب و تاب سے سماء تحقیق پر قمر بن کر جلوہ گر ہوا اور آفتاب سیہ تاب کفر و ظلام (سورج) کس گرداب خجالت میں غرق ہوا

٭نوٹ:-٭

اگر حوصلہ جوابدہی پورا ہو گیا فہو المراد ورنہ مستسقیان مجادلہ کی پیاس بجھانے کے لیے زلال تحقیق ہر وقت تیار ہے یعنی اگر آپ پھر کبھی سمجھ سوچ کر باہر تشریف لائیں گے تو ہم آپ کی خدمت کے لیے پھر حاضر ہوں گے فقط

رسالہ قمر بجواب اشتہار مسافر آگرہ

ناشر: انجمن دفاع اسلام